مولانا کے اندازِ تحریر کی خوبی یہ ہے کہ وہ عام لوگوں کے مسائل اور مطالبات کو زیر بحث لاتے ہیں۔ اور ان کے خدشات کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا اندازِ بیان سہل ہے۔ اس لیے قارئین کو ان کی بات سمجھنے میں دقت پیش نہیں آتی۔

زیرِ نظر کتاب کی خوبی یہی ہے کہ یہ عام لوگوں کے لیے جو عالم نہیں ہیں لیکن اپنے طور پر دین کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے ذہن میں سوال پیدا ہوتے ہیں۔ اجتہاد بھی ایک ایسا ہی سوال ہے۔ اس کتاب میں اس موضوع پر تمام سوالات کے جواب آپ کو مل جائیں گے۔

میرا خیال ہے کہ اس کتاب کی تدوین سے ایک مشکل موضوع کا آسان راستہ مل گیا۔ یہی خوبی راشدی صاحب کی ہے وہ مشکل بات کو آسان انداز میں بیان کرنے پر بے پناہ عبور رکھتے ہیں۔ (تبصرہ: جاوید اختر بھٹی)

● **متحدہ مجلس عمل (توقعات، کارکردگی اور انجام)**　　　مصنف: ابوعمار زاہد الراشدی

قیمت: ۸۰ روپے　　　ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ

ہر چند کہ موجودہ سیاسی منظر نامے پر ''متحدہ مجلس عمل'' (ایم ایم اے) گزشتہ دور کی طاقت کے ساتھ دکھائی نہیں دیتی۔ شاید وہ اپنی پہلی اہمیت کھو چکی ہے۔

اس کتاب میں متحدہ مجلس عمل کے تین پہلو زیر بحث آئے ہیں: (۱) توقعات (۲) کارکردگی (۳) انجام

میرا خیال ہے کہ پہلے دو مراحل تو گزر چکے ہیں۔ یعنی توقعات اور کارکردگی، یقیناً ایک دور میں یہ جماعت دینی حلقوں کے لیے تقویت کا باعث بنی اور کارکردگی بھی بظاہر بہت بہتر تھی۔ ایک صوبے میں حکومت تھی اور ایم ایم اے کے رہنما خاص اہمیت رکھتے تھے، لیکن جونہی سیاسی منظر نامے پر تبدیلی آئی تو پھر ایم ایم اے اپنی سابقہ حیثیت اور مقام برقرار نہ رکھ سکی۔ اس کے رہنماؤں کی رائے میں اختلاف ہی دراصل ایم ایم اے کو انجامی صورت سے دوچار کر گیا۔ اس طاقت کے ساتھ نہ سہی لیکن کسی نہ کسی صورت میں ایم ایم اے اپنی باقی ماندہ حیثیت میں اب بھی قائم ہے۔

مولانا راشدی صاحب کی تحریروں سے چند اقتباسات دیکھئے:

''متحدہ مجلس عمل کی یہ شاندار کامیابی کہ اس نے قومی اسمبلی میں تیسری بڑی سیاسی قوت کی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔''

....

''سرحد اسمبلی نے گزشتہ دنوں اہم نوعیت کی چند قراردادیں پاس کی ہیں جو اگرچہ سفارشی نوعیت کی ہیں مگر ان سے سرحد اسمبلی میں متحدہ مجلس عمل کی صوبائی حکومت کے فکری رجحانات کی نشاندہی ہوتی ہے اور نفاذِ اسلام کے حوالے سے وفاقی حکومت اور ملک کی دیگر صوبائی حکومتوں کے لیے ان میں راہ نمائی کا سامان موجود ہے۔''

اور آخر میں ۲۳ر فروری ۲۰۰۷ء کو مولانا راشدی صاحب لکھتے ہیں:

''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر متحدہ مجلس عمل اور دینی جماعتوں نے بھی معروضی سیاست ہی کو اوڑھنا بچھونا بنانا ہے